

☆ حضرت العلام مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی

دوامِ حدیث



محبتِ حدیث

پر

قرآنی دلائل اور حینِ شبہات کا ازالہ

اسی طرح زکوٰۃ کی تفصیل بھی بذریعہ وحی ہوئی ہے جیسا کہ آں حضرتؑ نے اپنے مکتوب میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

وَالَّذِي آمَرَ اللَّهُ بِهَا سَوْءٌ

(”یہ زکوٰۃ کا نصاب اور اندازہ) وہی ہے جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول کو کیا ہے“

یہی حال حج کا ہے کہ احرام کا ہم معنی لفظ قرآن میں ہے مگر اس کی تبیین پوری کی پوری حدیث میں ہے اُمت کا اجماع ہے کہ محرم کو کمر یا جامہ، کوٹ، جیبہ اور پگڑی باندھنا منع ہے مگر قرآن میں اس کا ذکر نہیں اسی طرح خوشبو لگانا بھی ممنوع ہے مگر قرآن اس سے خاموش ہے، پس ثابت ہوا کہ حدیث قرآن مجید کے الفاظ مذکور کا بیان ہے۔ اور یہ بیان شریعت کا حصہ ہے۔ اور یہ حصہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

اس بات کا ذکر کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی آں حضرتؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبریں معلوم ہوئی تھیں۔

لے بفرہ لے بخاری

وَإِذْ أَسْرَأَ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِلَى بَعْضِ أَرْوَاحِهِمْ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَأَتْ بِهَا وَآظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
عَرَفَ بَعْضَهُ وَاعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا
قَالَ نَبَأَنِي الْعِلْمُ الْخَبِيرُ ۝

”جب بنی نے اپنی اہلیہ (محترمہ) کو ایک حدیث رازداری کی صورت میں بتائی پس جب
آپ کی اہلیہ نے اس راز کا انشاء کر دیا اور اللہ نے بنی کو مطلع کر دیا تو آپ نے (اپنی
اہلیہ کو) اس کی بابت کچھ کہا تو اس نے پوچھا آپ کو کس نے بتایا ہے، آپ نے فرمایا کہ
کہ مجھے اللہ نے بتایا ہے جو جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔“

مگر قرآن میں کہیں اس کا پتہ نہیں پس یہ سب قرآن کے علاوہ ہی ہوگی۔

اس آیت کرمیہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے علاوہ بھی خبریں
اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائی جاتی تھیں۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ
عَلَى عَقْبَيْهِ ۝

”ہم نے وہ قبلہ جن پر تو اس (قبلہ کعبہ) سے پہلا تھا صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ رسول
کے تابع دار اور مرتد میں فرق کریں۔“

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کعبہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اور قبلہ
مقرر کیا تھا، مگر اس قبلہ کی بابت قرآن میں کہیں ذکر نہیں پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے
احکام قرآن کے علاوہ بھی مقرر ہوتے تھے پھر اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ غیر قرآنی احکام پر
عمل کرنے نہ کرنے سے تابع دار اور مرتد میں فرق کیا جاتا ہے جو شخص غیر قرآنی احکام پر
(یعنی حدیثی احکام) کی پیروی کرے وہ رسول کا تابع دار ہے اور جو نہ کرے وہ مرتد ہے۔

لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْوُحْيَ بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْأَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
أُمْنِينَ مَحْلِقِينَ مُرْسَلِينَ وَاسْمُكَ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۝

۝ تحریم ۝ بقرہ ۝ فتح

”اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا، تم مسجد حرام میں انشاء اللہ ضرور امن کی حالت میں داخل ہو گے بعض سرمنڈ دایتیں گئے، اور بعض بال کتر دایتیں گئے تم کو کوئی ڈر نہ ہو گا۔“

اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض وقت اپنے رسول کو بندِ عہد خواب بھی اطلاع دیتا ہے اور یہ اطلاع قرآن کے علاوہ بھی پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کے علاوہ بھی رسول کو اطلاع دیتا ہے۔

وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ۚ

اُسے رسول یاد کر (جب ہم نے تجھے کہا کہ تیرے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے اور ہم نے جو خواب دکھایا تھا اس کو ہم نے فتنہ ہی قرار دیا ہے۔“

اِس آیت میں جس قول کو بطور حوالے کے پیش کیا ہے، قرآن مجید میں کسی اور جگہ ذکر نہیں پس معلوم ہوا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ نے اُس حضرت کو قرآن کے علاوہ بتلائی تھی۔

اِن آیات مذکورہ کے علاوہ بھی قرآن مجید اور آیات مذکورہ میں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اُس حضرت کو اللہ تعالیٰ قرآن کے علاوہ بھی وحی کیا کرتا تھا۔

تیسرے گروہ کا خیال ہے کہ خدا رسول سے مراد وہ مرکزِ مِلّت جو دُنیا میں خدائی قانون نافذ کرے رسول اللہ جہاں ایک رسول تھے (یعنی خدا کی وحی کو انسانوں تک پہنچانے والے) وہیں آپ اس حکومت خداوندی کے اولین مرکز بھی تھے لہذا آپ کی اطاعت جو بحیثیت امیرِ مِلّت اور مرکزِ امت کی جاتی تھی، خدا اور رسول کی اطاعت تھی، حضور کے بعد مرکزِ مِلّت خلیفۃ الرسول قرار پا گئے۔ اس وقت خدا اور رسول کی اطاعت خلیفۃ المسلمین کی اطاعت تھی۔

آگے چل کر لکھتے ہیں :-

۱۔ بنی اسرائیل ۲۔ مقام حدیث ج ۱ ص ۴۴

دلیکن جن معاملات کے متعلق قرآن کریم نے محض اصولی احکام دیے ہیں ان کی جزئیات مقرر کرنے کا کام مرکزِ ملت کے ذمہ تھا ان جزئیات کا قرآن کریم میں بیان نہ ہونا اور جو جزئیات رسول اللہ نے مرتب فرمائی تھیں ان کا قرآن کی طرح محفوظ نہ رکھنا اس امر کی بدیہی دلیل ہے کہ ان جزئیات کو غیر متبدل اور اٹل قرار دینا نہ منشا خداوندی تھا نہ منشا رسالت ﷺ

یہ تاویل ”کہ خدا و رسول سے مراد مرکزِ ملت ہے“ بالکل لغو ہے، یہ تاویل ایسی ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ صلوٰۃ (نماز) سے مراد ڈرل اور صیام (روزے) سے مراد مسہل ہے۔

معلوم نہیں کہ خدا و رسول کا یہ مفہوم قرآن کی کس آیت سے ماخوذ ہے۔ یا لغت کی کس کتاب سے لیا ہے پھر یہ بات زیادہ عجیب ہے کہ جب آل حضرت وقت پاگئے تو خدا و رسول اللہ پھر بن گئے پھر ان کے بعد یہ لقب حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ کی طرف منتقل ہو گیا اس کے بعد یہ اسم بلا مسمی رہ گیا اب تک اس کا مصداق کوئی نہ ہوا پس ان کے قول کے مطابق خدا و رسول

کی اطاعت اب تک کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کو تیرہ سو سال گزر چکے ہیں نہیں ہوئی اب یہ لوگ ر منکرینِ حدیث، کوشش کر رہے ہیں کہ مرکزِ ملت قائم ہو جائے تاکہ خدا و رسولؐ کا مصداق بن جائے۔ جب ان کی کوشش بار آور ہوگی تو پھر اطاعتِ خدا و رسول کی عملی صورت پیدا ہو جائے گی، مگر جب تک مرکز قائم نہیں ہوتا اس وقت تک خدا و رسول کی اطاعت بے معنی ہے۔ کیونکہ خدا و رسول کی مصداق ہی موجود نہیں ہے، یہ لوگ ”معلوم نہیں“ کس جرات پر اس قسم کی فضول باتیں کرتے ہیں اور اسلامی تاریخ پر غور نہیں کرتے، خلافت راشدہ اگرچہ آل حضرت کے بعد چار خلفاء تک چل کر ختم ہو گئی تھی مگر بعد میں جو مختلف دور سلطنت کے آئے اور ملوکیت کا چکر چلا مختلف خاندان بنی امیہ، عباسی اور ترک کے بعد دیگر خلافت کی سند پر بیٹھے اس سلسلہ کے علاوہ اندلس، ہند، اور انڈونیشیا وغیرہ میں بادشاہ گزرتے ان تمام افراد کی استعدادِ قابلیت طرزِ حکومت کو مد نظر رکھ کر غور کرنا چاہیے

کہ اب ان سب کی استعزا اور صلاحیت سے بڑھ کر کوئی صاحب صلاحیت ہستی ظاہر ہو گئی ہے جس سے پھر امید بندھ گئی ہے کہ خدا اور رسول کا مصداق بننے کو تیار ہے۔ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ نہ نومن تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی۔ کیا عجیب طریقہ نکالا ہے۔ شریعت سے پھرنے کا۔

اب منکرین حدیث کی عبارات مندرجہ بالا کیمتعلق کچھ سنئیے

- مقام حدیث کی عبارت مندرجہ بالا میں تین چیزیں بیان کی ہیں :-
- (۱) اطاعت خدا و رسول کا مطلب مرکز ملت کی اطاعت ہے
- (۲) مرکز ملت کا قانون۔
- (۳) بعض جزئیات کا قرآن میں نہ ہونا، پھر ان کا قرآن کی طرح محفوظ نہ رکھنا ان کے غیر متبدل ہونے کے خلاف بین ثبوت ہے۔

پہلی بحث اطاعت خدا و رسول

اطاعت خدا و رسول کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل کی جائے۔ کیونکہ یہ لفظ تین کلموں سے بنا ہے :

● پہلا کلمہ اطاعت ● دوسرا کلمہ خدا اور ● تیسرا کلمہ رسول ہے۔

رسول سے مراد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خدا سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور اطاعت کے معنی ہیں فرماں برداری اور حکم کی تعمیل پس اس لفظ اطاعت خدا و رسول کا یہ مطلب ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم خواہ قرآن میں ہو یا حدیث میں اس کی تعمیل کی جائے۔ اور رسول کے حکم کی تعمیل کا یہ مطلب ہے کہ جس حکم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کا طوفانست ہنر کا، اس حکم کا،

آپ کی فرماں برداری کی جائے۔ ایسے حکم کی اطاعت جیسے رسول کی اطاعت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے جیسے اولی الامر کی اطاعت میں اللہ اور رسول کی اطاعت ہے کیونکہ اولی الامر کی اطاعت اللہ اور رسول کے حکم سے ہی کی جاتی ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اللہ کے رسول تھے اسی طرح آپ حاکم بھی تھے پس دینی باتوں میں آپ کی اطاعت رسول ہونے کی حیثیت سے ہے اور حکومت کے اس دائرے میں جو حکام کے سپرد ہے آپ کی اطاعت رسول ہونے کی حیثیت سے ہے اور حکومت کے اس دائرے میں جو حکام کے سپرد ہے آپ کی اطاعت بحیثیت امیر ہونے کے ہے اسی طرح آپ رسول ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب رائے بھی ہیں۔ پس ایسے امور میں آپ کی اطاعت جو ان رائے سے عقل اور رائے فرماتے ہیں عقلی طاعت ہوگی اس جگہ ہاری بحث اس اطاعت سے ہے جو بحیثیت رسول ہونے کے ہے۔ جس کو دینی اطاعت کہہ سکتے ہیں۔ پس حدیث کے وہ مسائل جو دین سے تعلق رکھتے ہیں ان میں آپ کے حکم کی تعمیل کہنا بھی اطاعت رسول ہے۔ اولی الامر اور رسول کی اطاعت میں اتنا فرق

تفسیر سالی : فتاویٰ ثنائیہ

۶۳ روپے

۵۵ روپے

دونوں سیٹ یکجا خریدنے والوں کو خصوصی رعایت

جس گھر میں یہ دونوں سیٹ موجود ہوں اُسے کتاب و سنت کے مسائل جاننے کے لئے کسی اور اُردو کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی :

ملنے کا پتہ : ادارہ ترجمان السنۃ ، ایک روڈ۔ انارکلی لاہور